# بجٹ 12-2011/ایم کیوایم کی تجاویز/پریس کانفرنس

کراچی۔۔۔(اسٹاف رپورٹر)

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینرز وقومی اسمبلی میں ایم کیوایم کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر محمد فاروق ستار نے کہا ہے کہ زرعی آمدنی سمیت تمام قابل ٹیکس آمدنی پر فی الفور ٹیکس نافذ کیا جائے،ایم کیوایم ایڈھاک ازم کے خلاف ہے اور ملک سے ایڈھاک ازم کا مکمل خاتمہ چاہتی ہے ایڈھاک ازم نے ملک کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے،قائد تحریک جناب الطاف حسین نے درست کہتے ہیں کہ ہم اپنے قدرتی وسائل کا استعمال کریں تو ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی محتاج نہیں رہیں گے،ایم کیوایم نے اپنی بجٹ 12-2011 کی تجاویز میں آٹھ سے بارہ سوارب کے وسائل پیدا کیے ہیں،حکومت ایم کیوایم کی تجاویز پر عمل کرے تو ملک کو معاشی طور پر آزاد اور خودمختار بنایا جاسکتا ہے، ملک کے اخراجات زیادہ ہیں اور آمدنی کم ہے،وفاقی حکومت کے اخراجات کا تخمینہ 3.5 کھرب روپے جبکہ ٹیکسوں کی مد میں ملنے والی کل آمدنی 2.5 کھرب روپے ہے جس میں 9 سو سے ایک ہزار ارب روپے کی کمی کا سامنا ہے،ایم کیوایم نے جو وسائل تجویز کیے ہیں وہ 8 سو 12 سو ارب روپے ہیں جیسے اختیار کر کے ملک کو معاشی طور پر آزاد اور خود مختار بنایا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم کسی بھی حال میں VAT اور RGST نافذ نہیں ہونے دیگی،مہنگائی میں کمی اور آمدنی میں اضافے کے بغیر ملک کو مستحکم نہیں کیا جاسکتا۔انہوں نے مزید کہا کہ لاءاینڈ آڈر کو کنٹرول کرنا متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ایک سوال کے جواب ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ قیاس آرائی میں جانے کے بجائے ہمیں اچھی امید رکھنی چاہیے تاہم ایم کیوایم کی تجاویز پر عملدرآمد نہیں ہوتو ایم کیوایم متبادل بجٹ پیش کریگی۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے شام خورشید بیگم سیکریٹریٹ عزیز آباد میں ایم کیوایم کی اقتصادی ٹیم کے ارکان قومی اسمبلی میں ایم کیوایم کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حیدر عباس رضوی،سینیٹر احمد علی،سینیٹر عبدالحسیب،اراکین قومی اسمبلی رشید گوڈیل،خواجہ سہیل منصور اور سینئر صوبائی وزیر سید سردار احمد کے ہمراہ پر بجٹ 12-2011 کے کیلئے ایم کیوایم کی تجاویز کے سلسلے میں پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا کہ بجٹ 12-2011 کی آمد آمد ہے۔پاکستان کی ایک ذمہ دار سیاسی جماعت کی حیثیت سے ایم کیوایم نے وفاقی وزیر خزانہ اور وفاقی وزارتِ خزانہ کے اہم ارکان پر مشتمل ایک ٹیم سے گذشتہ دنوں میں ملاقاتیں کر کے ملک کو معاشی طور پر آزاد اور خود مختار بنانے کیلئے اپنی تجاویز سے آگاہ کر دیا ہے۔سید سردار احمد،حیدر عباس رضوی،احمد علی،حسیب خان،خواجہ سہیل منصور اور رشید گوڈیل نے ڈاکٹر فاروق ستار کی قیادت میں مندرجہ ذیل بجٹ تجاویز کو رابطہ کمیٹی کی باقاعدہ منظوری کے بعد تینوں منتخب ایوانوں میں ایم کیوایم کی تجاویز کے طور پر پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کے غریب اور متوسط طبقے کی واحد نمائندہ جماعت ہونے کے ناطے ہمارے کاندھوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ بجٹ کے موقع پر اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے غریب اور متوسط طبقے کا بھرپور دفاع کریں اور اپنی تمام تجاویز سامنے لائے کہ جس کا براہ راست فائدہ پاکستان کے 18 کروڑ غریب اور متوسط طبقے تک پہنچے۔انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم کی بجٹ تجاویز کی شکل میں غربت اور بے روزگاری کے خاتمے،صحت وتعلیم بطور اولین ترجیح،توانائی،صنعتی وزرعی پیداوار میں اضافے،امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے اور ملک سے کرپشن کے خاتمے سمیت ایک جامع اور قابل عمل منصوبہ پیش کیا گیا ہے جسے شامل کر کے حکومت وقت پاکستان اور پاکستانیوں کو تاریخ کے بدترین معاشی بحران سے نکال سکتی ہے۔دنیا پاکستان کو ایک انتہائی مشکل ملک تصور کرتی ہے اور یہ کسی حد تک درست بھی ہے مگر ہم ساتھ ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان اور پاکستانیوں کو درپیش دہشتگردی اور علیحدگی پسندی کے خطرناک رجحانات کو ایک بہتر،متوازن،مضبوط اور عوامی شرکت وشراکت پر مبنی معاشی پالیسی کے ذریعے ختم یا بہت کم ضرور کیا جاسکتا ہے معاشی طور پر بدحال پاکستان دہشتگرد اور علیحدگی پسندوں کی جنت جبکہ معاشی طور پر خوشحال پاکستان اس کے برعکس ہوسکتا ہے۔

**متحدہ قومی موومنٹ نے اپنی بجٹ تجاویز کو 5 حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔**

## صنعتوں کا فروغ اور روزگار میں اضافہ

1. توانائی کے بحران پر خصوصی توجہ اور اس کا حل
2. مانیٹری پالیسی پر نظر ثانی اور مارک اپ ریٹ میں کمی
3. پیداواری لاگت (Cost of Production) میں کمی کیلئے اقدامات
4. ملک گیر امن عامہ کی بہتری کیلئے جامع اقدامات،خصوصاً کراچی کا تجارتی،معاشی اور معاشرتی امن اور سالمیتِ پاکستان لازم وملزوم ہیں۔
5. ملک میں DFIDS کی تشکیل تاکہ اقتصادی منصوبوں اور خصوصاً بڑے منصوبوں کو بہتر طور پر سپورٹ اور فنانس کیا جاسکے۔

6. ملک کی معاشی پالیسیوں میں تسلسل اور ٹھہراؤ

7. صنعتوں کے فروغ کیلئے درآمد شدہ یا ملک میں تیار ہونے والی مشینری کو ہر قسم کے ٹیکس یا ڈیوٹی سے استثناء

8. بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو سرمایہ کاری میں سہولیات کی فراہمی کیلئے One Window Operation کا قیام

## موجودہ وسائل کے استعداد کار میں اضافہ اور بہترین استعمال

1. بجٹ 2011-12 کو عوامی اور معیشت دوست بجٹ ہونا چاہئے وقت آچکا ہے کہ ایک عام آدمی اور تنخواہ دار طبقے کا بجٹ کے ذریعے کچھ مداوا کیا جائے اگر حکومت ٹیکس کے موجودہ نظام سے ناانصافی اور تفریق کو ختم کرے تو قوی امکان ہے کہ موجودہ وسائل کی نہ صرف استعداد کار میں اضافہ ہوسکتا ہے بلکہ اس کے بہترین استعمال کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

اسی لئے ایم کیو ایم نے اپنے میثاق معیشت کے چند نکات کو بجٹ کا حصہ بنانے کیلئے تجویز کئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1. تمام قابل ٹیکس آمدنی سے لازماً ٹیکس حاصل کیا جائے یہ نہ صرف وقت کی اہم ترین ضرورت ہے بلکہ اس سے براہ راست اور بلاواسطہ ٹیکس کو بڑھایا جاسکتا ہے اور 200 بلین روپے اضافی ٹیکس حاصل ہوسکتا ہے۔ اس ضمن میں زرعی آمدنی پر فی الفور ٹیکس نافذ کیا جائے۔

2. کرپشن اور وسائل کے ضیاع کی روک تھام اور FBR میں ٹیکس ریفارم سے 600 سے 700 بلین روپے بچائے جاسکتے ہیں۔

3. سادگی پر مبنی اقدامات اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کرکے 50 بلین روپے بچائے جاسکتے ہیں۔ VIP اور VVIP کلچر کا خاتمہ اس ضمن میں ایک مثال ہوگا۔

4. **پبلک سیکٹر انٹر پرائز ریفارمز:۔**

مذکورہ ریفارمز میں Professionals کو شامل کرکے اور اس ریفارمز کے ذریعے پاکستان اسٹیل، PIA اور PEPCO جیسے سفید ہاتھیوں کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ جس کی مدد سے 200 سے 300 بلین روپے کی بچت بھی کی جاسکتی ہے اس سلسلے میں Public Private Partnership ایک بہترین حکمتِ عملی ثابت ہوسکتی ہے۔

5. **افغان ٹریڈ ٹرانزٹ:۔**

ATT کے غیر قانونی استعمال کی روک تھام سے نہ صرف اسمگلنگ کو روکا جاسکتا ہے بلکہ مقامی صنعتوں کو فروغ حاصل ہوسکتا ہے اور ریلوے کو ذرائع آمد و رفت کے طور پر استعمال کرنے سے نہ صرف ریلوے کا ادارہ مضبوط ہوگا بلکہ اس پورے خطے میں تجارت کو فروغ حاصل ہوگا۔

6. سیاسی بنیادوں پر قرضے معاف کرانے والوں کی تحقیقات اور قرضہ جات کی واپسی کیلئے ایک غیر جانبدار کمیشن کا قیام

7. زرعی اجناس کی خریداری کیلئے Support Price Mechanism اور انتہائی مہنگے داموں خریداری کو ختم کرکے Free Market Economy کے اصولوں کو اپنایا جائے۔

## Development / Socio Economic Reform Agenda

دراصل صرف وہی ترقی مستقل بنیاد پر آگے بڑھ سکتی ہے جس میں نہ صرف عوام کی شرکت و شمولیت کو یقینی بنایا جائے بلکہ جو علوم و فنون کی بنیاد پر ہو۔ پاکستان کی معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نکات پر خصوصی توجہ کی اشد ضروری ہے۔

1.(a) زرعی اصلاحات اور بے زمین ہاریوں اور کسانوں میں سرکاری اراضی کی تقسیم کی جائے۔

(b) Cooperation Farming کا فروغ

2.(a) مائیکرو فنانس بینکنگ کا فروغ

(b) Venture Financing کا فروغ

3.(a) چھوٹی اور گھریلو صنعتوں (SMEs) کا فروغ

(b) مقامی اور زرعی صنعتوں کی سرپرستی و فروغ

4. کم قیمت مکانات کی تعمیر کے رجحان کی سرکاری سطح پر سرپرستی اور Public Private Partnership اور بیرون ملک پاکستانیوں کی مدد و تعاون اور سرمایہ کاری کا فروغ۔

5. پاکستان میں Value Addition اور زیادہ روزگار دینے والی صنعتوں کے قیام میں مدد اور فروغ

6. Public Private Partnership کے رجحان کا فروغ اور سرپرستی۔

## عام آدمی کیلئے براہ راست خصوصی مراعات

1.(a) ملک کے تمام شعبوں میں کم از کم تنخواہ کی حد 10,000 روپے کی جائے۔

(b) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سالانہ اضافہ افراطِ زر کی شرح کے حساب سے کیا جائے۔

2. معاشرتی تحفظ پر مبنی نظام کو وضع کیا جائے (National Security Scheme)۔

3. صحت اور تعلیم پر GDP کا کم از کم 5-5 فیصد خرچ کیا جائے کیونکہ انسانی وسائل پر زرِ خطیر خرچ کئے بغیر علوم و فنون پر مشتمل معیشت قائم نہیں کی جاسکتی۔

4. پیٹرول اور بجلی کی قیمتوں کا تعین عوام کی جیب کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے۔

5. Social Accountability 8000 جیسے International Standards کو Corporate Sector پر لاگو کیا جائے تاکہ مزدور کی حالت کو بہتر بنایا جاسکے۔

6. پنشن میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے تاکہ پنشنرز کو براہ راست فائدہ ہوسکے۔

7. بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو ایسی سہولیات فراہم کی جائیں کہ وہ آسانی اور تیز رفتاری سے اپنی محنت کی کمائی واپس وطن بھیج سکیں۔

## پاکستان کے شہری علاقوں کیلئے بڑے اور اہم منصوبے

1. حکومت سندھ اور وفاقی حکومت کے درمیان معاہدے کی رُو سے کراچی کو فراہمی آب کو 600 کیوسک سے 1200 کیوسک یعنی 1200 MGD سے 2400 MGD تک بڑھانے کے منصوبے کی ضرورت ہے تاکہ پانی کی کمی کو نہ صرف پورا کیا جاسکے بلکہ تیزی سے بڑھتے اس شہر کے مستقبل کی ضروریات کو بھی پورا کیا جاسکے۔

2. وفاقی حکومت اس ضمن میں K-4 پراجیکٹ کو اس بجٹ میں منظور کرے تاکہ 100 سے 150 MGD اضافی پانی کراچی کو فراہم کیا جاسکے۔

3. 2011-12 کے بجٹ میں کراچی اور لاہور کیلئے ماس ٹرانزٹ پروگرام کیلئے آسان قرضہ جات یا BOT کی بنیاد پر رقوم حاصل کرکے فراہم کی جائیں تاکہ ان عظیم منصوبوں پر کام شروع کیا جاسکے۔

4. اسی حوالے سے کراچی سرکلر ریلوے (KCR) کی بحالی کیلئے Japan / Jica کی مدد سے حاصل ہونے والی رقوم کو فی الفور بروئے کار لایا جائے۔

5. کراچی اسکیم 33 کیلئے فراہمی آب و نکاسی اور بیرونی سڑکوں کی تعمیر کیلئے رقوم مختص کی جائیں۔

6. ایشیاء کی سب سے بڑی کچی آبادی اورنگی ٹاؤن کیلئے فراہمی و نکاسی آب کے منصوبے کیلئے رقوم مختص کی جائیں۔

7. پاکستان کے تمام بڑے شہروں کیلئے ڈی سیلینیشن پلانٹس، ری سائیکلنگ پلانٹس کیلئے رقوم مختص کی جائیں جس سے نہ صرف سمندری آلودگی کم کرنے میں مدد ملے گی بلکہ اضافی پانی بھی فراہم کیا جاسکے گا۔

8. ملک بھر کے شہروں کو بہتر بنانے کیلئے سندھ کے 10، پنجاب کے 15، خیبر پختونخواہ کے 7 اور بلوچستان کے 5 چھوٹے بڑے شہروں کی مقامی / شہری حکومتوں کیلئے بجٹ میں Block Allocation کی جائیں۔

9. جنوبی پنجاب کے پسماندہ علاقوں کی ترقی سمیت گلگت بلتستان اور شمالی علاقہ جات کی ترقی کیلئے (چھوٹے ڈیمز کی تعمیر، معدنی وسائل کی ترقی، سیلاب سے بچاؤ وغیرہ) علیحدہ رقوم مختص کی جائیں۔

10. عطا آباد جھیل کے متاثرین کی از سرِ نو آبادکاری کیلئے جو وعدے کئے گئے تھے ان پر من و عن عمل کیا جائے اور بھاشا ڈیم کے متاثرین کیلئے معاوضے کی رقوم کو اس علاقے کے تمام باشندوں میں بلاتخصیص اور غیر جانبدارانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے۔

☆☆☆☆☆